



سوال

(808) عصر اور عشاء کی چار چار سنتیں فرضوں سے پہلے پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ظہر کی چار سنتوں کی طرح عصر اور عشاء کی چار چار سنتیں فرضوں سے پہلے پڑھنا ثابت ہیں؟ اگر ثابت نہیں تو پھر فرضوں سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عصر سے پہلے چار رکعات نوافل پڑھنا ثابت ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت میں ہے:

'رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا' (رواہ احمد) (سنن الترمذی، باب ما جاء فی الاربع قبل العصر، رقم: ۳۳۰)

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'سندہ حسن' اس کی سند حسن درج کی ہے اور حدیث علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی فرماتے ہیں: 'سندہ حسن ملاحظہ ہو! حواشی مشکوٰۃ: ۱/۳۶۷۔

(۳۶۸) اور صاحب المرعاة نے بھی حدیث علی رضی اللہ عنہ کو قابل حجت قرار دیا ہے۔ (۲/۱۵۱)

اور ابن القیم رحمہ اللہ نے "زاد المعاد" (۸۰/۱) میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما دن اور رات میں چار رکعتوں والی روایت، جس انداز میں نقل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی اصل ہے۔ عشاء سے پہلے چار رکعت پڑھنا سنت صحیحہ سے ثابت نہیں۔ البتہ اس وقت "تھیجہ المسجد" یا "تھیجہ الوضوی" پڑھی جاسکتی ہے۔ 'بَيْنَ كُلِّ اَفْئِنِّ صَلَوةٌ' پر عمل ہو سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 688



محدث فتویٰ